گھریلو سطح پر کچرے کے انتظام کے لیے معلومات و مفید ہدایات

Useful Information & Guidelines for Household Solid Waste Management

UN-HABITAT

ADAPTATION FUND

Ministry of Climate Change
and Environmental Coordination

SHEHER SAAZ

THE TRUST OF CITIES & CITIZENS

اشاعتی تفصیلات

ناشر: شہر ساز ویلفیئر ٹرسٹ (شہر ساز)

آفس نمبر 103-104 سیکنڈ فلور، الظاہر پلازہ، مین کورنگ روڈ، بنی گالا، اسلام آباد، پاکستان

تحریر و ترتیب: الماس شکور، ایگزیکٹو ڈائریکٹر–شہر ساز

منصوبہ / پروگرام کا نام:

Project for Urban Climate Change Adaptation and Resilience

(شہری علاقوں میں موسمیاتی تبدیلیوں سے موافقت اور مدافعت پیدا کرنے کا منصوبہ)

مالی معاونت: مذکورہ منصوبہ کے تحت اس دستاویز کی تیاری کے لیے مالی معاونت اڈاپٹیشن فنڈ (Adaptation Fund) کی جانب سے فراہم کی گئی ہے۔

منصوبہ کے نفاذ میں شامل دیگر اہم ادارے:

وفاقی وزارتِ موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی رابطہ

(Ministry of Climate Change and Environmental Coordination)

اقوام متحدہ کا ادارہ برائے انسانی آبادیاں (UN-Habitat)

سرورق، لے آؤٹ ڈیزائن اور تصاویر: امجد میانداد اور ماہ روش فاطمہ

مقام و تاریخ اشاعت: اسلام آباد، دسمبر 2023

ISBN: 978-969-9386-05-3

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس دستاویز کا کوئی بھی حصہ شہر ساز کی تحریری اجازت کے بغیر کسی بھی ذریعہ سے شائع یا نشر نہیں کیا جا سکتا۔ غیر تجارتی، تعلیمی و آگاہی مقاصد کے لئے اس کی نشر و اشاعت کی اجازت ہے، بشرطیکہ اس دستاویز کی اشاعتی تفصیلات واضح انداز میں ظاہر کی جائیں۔

گھریلو سطح پر کچرے کے انتظام کے لیے مفید معلومات وہدایات

Useful Information & Guidelines for Household Solid Waste Management

UN-HABITAT
ADAPTATION FUND
Ministry of Climate Change and Environmental Coordination
SHEHER SAAZ
THE TRUST OF CITIES & CITIZENS

فہرست

پس منظر	01
اس کتابچے کے مقاصد	03
باب(1): قدرتی ماحول، موسمیاتی تبدیلی اور کچرے کا انتظام	04
باب(2): گھریلو کچرے کا انتظام	07
باب(3): پلاسٹک شاپنگ بیگ	09
باب(4): نامیاتی کچرے سے کھاد بنانا	13
سبزیوں کی کاشت کا موسمی کیلنڈر	21

پس منظر

بین الاقوامی تقابلی جائزوں کے مطابق پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے شدید طور پر متاثر ہونے والے ممالک میں سے ایک ہے، گرچہ ان موسمیاتی تبدیلیوں کو برپا کرنے میں پاکستان کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے۔ سرکاری اعداو شمار کے مطابق پاکستان کی ایک تہائی سے زائد آبادی شہری علاقوں میں مقیم ہے اور اس آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ شہروں کے حجم اور شہری آبادی کے پھیلاؤ میں اضافہ یعنی اربنائزیشن کے حوالے سے بھی پاکستان جنوبی ایشیاء میں سرِ فہرست ہے۔ پاکستان کے شہری علاقے جہاں پھیلتے اور گنجان سے گنجان تر ہوتے جا رہے ہیں وہیں ان کے سماجی، معاشی، انتظامی اور ماحولیاتی مسائل میں بھی شدت آتی جا رہی ہے۔

انسانی سرگرمیوں کے ہاتھوں پیدا شدہ عالمی موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث فضائی حدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک جانب بارشوں اور برف باری کی مقدار، دورانیہ اور شدت میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں تو دوسری جانب خشک سالی کے دورانیوں میں بھی بے ضابطگی اور طوالت واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ شہری منصوبہ بندی کے فقدان اور موسمیاتی تبدیلیوں کے ملاپ سے پاکستان کے کئی شہری علاقوں میں سیلاب معمول بنتے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ خشک سالی اور بلدیاتی فراہمی آب کے ناکافی انتظامات کے باعث کئی شہری علاقے صاف پانی کی شدید قلت کا شکار ہیں۔ شہری علاقوں میں کوڑا کرکٹ یا کچرے کو اٹھانے اور تلف کرنے کا نظام بھی غیر تسلی بخش ہے جس کے باعث ایک طرف تو شہری علاقوں میں صحتِ عامہ کے مسائل بڑھ رہے ہیں تو دوسری جانب غیر تلف شدہ کوڑا کرکٹ ماحولیاتی آلودگی، موسمیاتی بگاڑ، اور شہری سیلاب کا بھی ایک اہم سبب ہے۔

منصوبہ / پروگرام کا تعارف

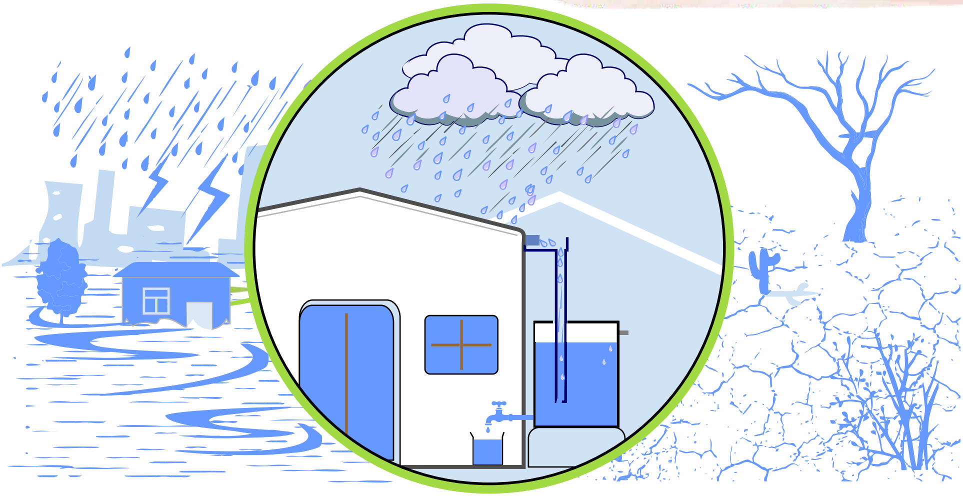

اس پس منظر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسانی آبادیاں نے وفاقی وزارت برائے موسمیاتی تبدیلی، نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے)، قومی تحقیقی کونسل برائے آبی وسائل (پی سی آر ڈبلیو آر)، واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) راولپنڈی، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (ٹی ایم اے)، نوشہرہ، اور پاکستان کے شہروں اور دیگر انسانی بستیوں میں پائیدار ترقی کے لیے وقف سماجی ادارہ 'شہر ساز' کی شراکت سے ایک منفرد منصوبہ کا آغاز کیا ہے۔ اس کے لئے مالی معاونت اڈاپٹیشن فنڈ نے فراہم کی ہے جو ترقی پذیر ممالک کو موسمیاتی تبدیلیوں سے موافقت پیدا کرنے کے لئے مالی وسائل فراہم کرنے والا بین الاقوامی ادارہ ہے۔

منصوبے کے تین بڑے مقاصد اور سرگرمیاں

1. ہر دو شہروں (راولپنڈی اور نوشہرہ) میں 2500 (کل 5000) منتخب / مستحق گھروں میں بارش کے پانی کو گھریلو استعمال کے لئے کارآمد بنانے والے یونٹس کی تنصیب اور ان کے استعمال کے بارے میں تربیت اور تکنیکی معاونت فراہم کرنا؛
2. متعلقہ علاقوں میں سیلاب کا سبب بننے والے نالوں کی صفائی اور عوامی آگاہی کے ذریعے ان میں کوڑا کرکٹ پھینکنے کی حوصلہ شکنی؛ ہر متعلقہ یونین کونسل / محلہ کونسل میں شہریوں اور متعلقہ سرکاری محکموں اور سماجی تنظیموں کی

مشاورت اور شراکت کے ساتھ سیلاب، خشک سالی اور دیگر موسمیاتی آفات سے بچاؤ کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد ؛

3. متعلقہ علاقوں میں پانی کے ذمہ دارانہ استعمال، کوڑا کرکٹ کو ماحول دوست طریقہ سے ٹھکانے لگانے، موسمیاتی تبدیلیوں سے موافقت پیدا کرنے، اور ذمہ دارانہ ماحولیاتی رویہ جات اپنانے کے بارے میں بھرپور عوامی آگاہی مہم۔

اس کتابچے کے مقاصد

- گھریلو کچرے (نامیاتی اور غیر نامیاتی) کو ماحول دوست طریقہ سے ٹھکانے لگانا؛
- 4 Rs کے تصور سے آگاہی: (Reduce) یعنی کم مقدار میں کچرا پیدا کرنا؛ (Reuse) اشیاء کو پھینکنے کی بجائے دوبارہ استعمال؛ (Recycling) ناکارہ اشیاء کو پگھلا یا گلا کر نئی اشیاء میں تبدیل کرنا اور (Resource Recovery) یعنی کچرے میں سے کار آمد اشیاء اور توانائی حاصل کرنا۔ آخر الذکر تصور کو بعض اوقات شہری کان کنی یا Urban Mining بھی کہا جاتا ہے۔
- کچرے کے بہتر انتظام کے ذریعے صحتِ عامہ یا پبلک ہیلتھ کی صورتحال میں بہتری لانا۔
- کچرے کے بہتر انتظام کے ذریعے قدرتی اور تعمیر شدہ ماحول (Built Environment) میں بہتری لانا۔
- کچرے کے بہتر انتظام کے ذریعے شہری سیلاب کے خطرات میں کمی لانا۔
- گھریلو سطح پر زیرو ویسٹ کی حوصلہ افزائی۔
- دائرہ جاتی معیشت یا Circular Economy کی جانب قدم بڑھانا۔
- شہری جمالیات یعنی شہروں کو خوبصورت بنانا۔

باب 1

گھریلو سطح پر کچرے کا انتظام

کسی بھی گھر اور انسانی بستی میں کوڑا کرکٹ یا کچرے کو ٹھکانے لگانا ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ کچرا بھلے کسی نوعیت کا بھی ہو اس کا آغاز کسی نہ کسی انسانی سرگرمی سے ہی ہوتا ہے۔ کچرے کے ماخذ کی بنیاد پر اسے مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر گھروں یا رہائشی عمارتوں سے پیدا ہونے والا کچرا 'گھریلو کچرا' کہلاتا ہے۔ طبی سہولیات سے پیدا ہونے والا کچرا 'طبی کچرا' کہلاتا ہے۔ صنعتوں یا صنعتی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والا کچرا 'صنعتی کچرا' کہلاتا ہے۔ اسی طرح تعمیراتی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والا کچرا 'تعمیراتی کچرا' کہلاتا ہے۔ کچرے کی ایک قسم 'خطرناک کچرا' کہلاتی ہے۔ یہ ایسا کچرا ہوتا ہے جو انسانوں اور جانوروں کی صحت اور قدرتی ماحول کے لیے انتہائی مہلک ہوتا ہے۔

کچرے کے مجموعی انتظام میں بہت سے مراحل شامل ہوتے ہیں اور یہ ایک پیچیدہ نظام ہوتا ہے۔ اس نظام کا آغاز کچرا اٹھانے سے ہوتا ہے اور اختتام کچرے کی حتمی تلفی پر۔ انسانی بستیوں میں پیدا ہونے والے کچرے کی پیداوار کا ایک اہم ذریعہ گھر یا رہائشی عمارتیں ہوتی ہیں۔ پرانے وقتوں میں جب شہروں کی آبادی زیادہ نہ تھی، مادی ترقی کچھ خاص نہ تھی، انسانی ضروریات مختصر تھیں تو شہری علاقوں میں کچرے کی مقدار بہت کم اور نوعیت بہت سادہ تھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مادی ترقی بڑھتی گئی، شہر پھیلتے چلے گئے، انسانی زندگی پیچیدہ ہوتی گئی اور ضروریات بڑھتی چلی گئیں جس کی بدولت گھریلو کچرے کی نوعیت میں بھی واضح تبدیلی آتی گئی اور اس کی مقدار بھی بہت بڑھ گئی۔ مثال کے طور پر پہلے شہروں میں واقع گھروں میں پیدا ہونے والے کچرے میں چند ہی اشیاء شامل ہوتی تھیں جیسے سبزیوں یا پھلوں کے چھلکے، باسی کھانا، انسانی بال، ٹین کے ڈبے، کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ۔ لیکن اب گھریلو کچرے میں بہت سی اشیاء شامل ہوتی ہیں۔ ان اشیاء میں ماحولیاتی آلودگی کا سب سے زیادہ سبب بننے والی اشیاء میں شامل ہیں پلاسٹک کے شاپنگ بیگ، بچوں کے ڈائپر، سینٹری نیپکن، پلاسٹک کی بوتلیں اور پلاسٹک سے بنی دیگر اشیاء۔

گھریلو کچرے کو تین ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے یعنی نامیاتی کچرا، غیر نامیاتی کچرا، اور خطرناک کچرا۔ ان اقسام کی مختصر

تفصیل اگلے صفحات میں درج کی گئی ہے۔ کچرے کے انتظام کے بارے میں ایک اہم بات یہ ہے کہ جب تک کچرے کے انتظام میں اس کے پیدا کرنے والے اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کریں، ذمہ داری شہری ہونے کا ثبوت نہ دیں اور انتظامیہ سے تعاون نہ کریں تو کچرے کا انتظام مؤثر اور کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے ضروری ہے کہ گھریلو سطح پر کچرے کے انتظام کو بہتر بنایا جائے تاکہ شہری سطح پر کچرے کے مجموعی انتظام کو بہتر بنایا جا سکے۔

قدرتی ماحول، موسمیاتی تبدیلی اور کچرے کا انتظام

آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہماری کچھ سرگرمیوں مثلاً درختوں کی کٹائی، گھروں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے جنگلات کی کٹائی، زرعی زمینوں کو ختم کر کے رہائشی کالونیوں کی تعمیر، اپنے گھروں کے کچرے کو دریاؤں، ندی نالوں اور پانی کی گزرگاہوں میں پھینکنے سے ہمیں کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اگر ہم اسی طرح کرتے رہے تو آنے والے دنوں میں ہماری زمین کا درجہ حرارت بڑھتا چلا جائے گا، پانی کی مزید قلت ہو جائیگی۔ لہٰذا ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

موسمیاتی تبدیلی سے مراد ہوتی ہے کسی علاقے کے معمول کے موسمی حالات میں تبدیلی واقع ہو جانا۔ مثال کے طور پر بیس پچیس برس قبل پاکستان کے بہت سے علاقوں میں مون سون کی بارشوں کا آغاز عموماً جولائی میں ہوا کرتا تھا اور بارشوں کا یہ سلسلہ اگست کے اختتام پر ختم ہو جاتا تھا۔ لیکن اب ایسا نہیں۔ اب کسی سال مون سون کا آغاز مئی میں ہو جاتا ہے تو کبھی جون میں اور بعض سالوں میں بارشوں کا یہ سلسلہ اکتوبر تک جاری رہتا ہے۔ اسی طرح بہت سے علاقوں میں اب موسمِ بہار اور خزاں تقریباً ختم ہی ہو گیا ہے اور صرف گرمی اور سردی کے موسم ہی رہ گئے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اب پہلے کی نسبت گرمی کی شدت میں بھی بہت اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی اور کچرے کا انتظام

جب کچرا گلیوں میں پڑا رہتا ہے اور گلتا سڑتا رہتا ہے تو اس کی وجہ سے بدبو اور بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، جس سے نہ صرف ہمارا ماحول گندہ اور آلودہ ہوتا ہے بلکہ ہماری صحت بھی خراب ہوتی ہے۔ اور اگر ہم کوڑے کو جلائیں تو اس سے فضا آلودہ ہو جاتی ہے، سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔

اگر کچرے کو صحیح طریقے سے ٹھکانے نہ لگایا جائے تو اس سے زمین بھی آلودہ ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر غیر نامیاتی کچرے کو کھیتوں یا قابلِ کاشت زمین میں پھینک دیا جائے تو زمین کی پیداواری صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ غیر تلف شدہ کچرے سے کچھ ہی دن کے اندر ایک مادہ رسنا شروع ہو جاتا ہے۔ کچرے میں شامل خطرناک کیمیائی اجزاء زمین میں جذب ہو کر زیرِ زمین پانی کے ذخائر کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ ہم آپ کو باب نمبر 2 میں اس بارے میں بتائیں گے کہ گھریلو سطح پر کچرے کا انتظام کیسے کیا جاسکتا ہے اور ماحول میں بہتری کیسے لائی جاسکتی ہے۔

باب 2

گھریلو کچرے کا انتظام

گھریلو کچرے کی دو بنیادی اقسام ہوتی ہیں:

نامیاتی کچرا

انگریزی زبان میں ایسے کچرے کو آرگینک ویسٹ (Organic Waste) کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد ہوتی ہے ایسا کچرا جو تھوڑی ہی مدت میں قدرتی طور پر تلف ہو جاتا ہے اور دوبارہ قدرتی ماحولیاتی نظام کا حصہ بن جاتا ہے۔ پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے نامیاتی کچرے کی پہلی مثال ہیں۔ انہیں کچن ویسٹ یعنی باورچی خانے سے پیدا ہونے والا کچرا کہتے ہیں۔ ایسا کچرا قدرتی ماحول کے لیے تو بظاہر نقصان دہ نظر نہیں آتا لیکن اگر اسے بھی مناسب انداز میں تلف نہ کیا جائے تو مکھیوں اور مچھروں کی آماجگاہ بن کر بیماریاں پھیلانے کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلی کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جانوروں کا گوبر نامیاتی کچرے میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن اس سے ایسی گیسیں خارج ہوتی ہیں جو فضائی حدت کا سبب بنتی ہیں۔

نامیاتی کھاد بنانے کا طریقہ ہم اگلے صفحات میں سیکھیں گے

گھریلو سطح پر نامیاتی کچرے کا سب سے عمدہ اور سستا استعمال اسے قدرتی کھاد میں تبدیل کر دینا ہے۔ اس عمل پر انتہائی معمولی لاگت آتی ہے۔ بس تھوڑی سی کوشش اور لگن کے ساتھ نا صرف گھر میں موجود پودوں کے لیے سب سے بہترین اور ماحول دوست کھاد تیار ہو جاتی ہے، بلکہ اگر کوئی اس کام کو تجارتی بنیادوں پر کرنا چاہے تو معقول آمدن بھی حاصل کر سکتا ہے کیونکہ یہ کھاد ہاتھوں ہاتھ بک جاتی ہے۔ اخبار، کاغذ، گتہ، ٹہنیاں، سوکھے پتے، سوکھی گھاس اور لکڑی کے ٹکڑے وغیرہ بھی نامیاتی کچرا ہی کہلاتے ہیں کیونکہ یہ بھی قدرتی طور پر تلف ہو جاتے ہیں۔ یہ کچن ویسٹ کے علاوہ وہ کچرا ہے جو براؤن میٹریل بھی کہلاتا ہے (اس کا ذکر آنے والے باب میں کیا جائے گا)۔ یہ اشیاء نہ صرف تھوڑے ہی عرصہ میں قدرتی طور پر گل سڑ جاتی ہیں بلکہ ان کو با آسانی یا تو دوبارہ ری یوز کیا جا سکتا ہے یا ری سائیکل۔ اخبار، کاغذ اور گتہ وغیرہ آپ ردی، پھیری والے یا کباڑی کو دے کر کچھ پیسے بھی کما سکتے ہیں۔

غیر نامیاتی کچرا

انگریزی زبان میں ایسے کچرے کو اِن آرگینیک ویسٹ (Inorganic Waste) کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد ہوتی ہے ایسی اشیاء جنہیں قدرتی طور پر تلف ہونے میں صدیاں بیت جاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ایسا کچرا اپنے طور پر تلف نہیں ہو پاتا۔ شیشے کے ٹکڑے، پلاسٹک سے بنی اشیاء جیسے پلاسٹک شاپنگ بیگ اور کپڑا، ٹین کے ڈبے، دودھ یا جوس کے خالی ڈبے وغیرہ، غیر نامیاتی کچرے کے زمرے میں آتے ہیں۔ غیر نامیاتی کچرے کی ہی ایک ذیلی قسم 'خطرناک کچرا' کہلاتی ہے۔ اس قسم کی اشیاء میں شامل ہیں خطرناک کیمیکل سے بنے رنگ، پرانی بیٹریاں اور سیل، شیونگ بلیڈ، زائد المعیاد ادویات، استعمال شدہ سرنج اور گلوکوز کی بوتلیں، تیز دھار شیشے یا دھاتوں کے ٹکڑے وغیرہ۔ لیکن غیر نامیاتی کچرے کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شامل بہت سی اشیاء کو یا تو دوبارہ استعمال میں لایا جاسکتا ہے یعنی 'ری یوز' کیا جاسکتا ہے یا ان اشیاء کو صنعتی عمل سے گزار کر ان سے بہت سی نئی کار آمد اشیاء بنائی جاسکتی ہیں۔ اس عمل کو ری سائیکلنگ کہتے ہیں۔ گھریلو سطح پر غیر نامیاتی کچرے میں شامل اشیاء کو دوبارہ استعمال میں لانے کے متعلق ہم تھوڑی دیر بعد بات کریں گے

کیا آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان میں ایک شخص ایک دن میں تقریباً 6 سے 7 شاپنگ بیگ استعمال کرتا ہے اور اگر ہم اسے کل آبادی پر تقسیم کریں تو ہم سال میں تقریباً 55 ارب شاپنگ بیگ استعمال کرتے ہیں

نئی عادت اپنائیں

کوشش کریں کہ گھریلو سطح پر نامیاتی، غیر نامیاتی اور خطرناک کچرے کو الگ کرنا شروع کر دیں۔ کچن ویسٹ سے کھاد تیار کریں۔ اخبارات، بچوں کی پرانی کاپیاں اور کتابیں، گتے کے ڈبے، پلاسٹک کی بوتلیں، ٹین کے ڈبے وغیرہ جمع کر کے کباڑی یا پھیری والے کو دے کر رقم حاصل کریں یا سینٹری ورکر یعنی کچرا اٹھانے والوں کو دے دیں۔ ٹین کے خالی ڈبوں اور کولڈ ڈرنک کی خالی بوتلوں میں پودے اُگائیں۔ خطرناک کچرا کسی ڈبے یا تھیلے میں علیحدہ سے جمع کریں اور سینٹری ورکر کے حوالے کر دیں۔

باب 3

پلاسٹک شاپنگ بیگ

اس وقت پلاسٹک شاپنگ بیگ ہماری زندگی کا اہم جزو بن گئے ہیں۔ ہم چاہیں یا نہ چاہیں پھر بھی ہمیں ان کا استعمال کرنا پڑتا ہے یا ان سے ہمارا واسطہ پڑ جاتا ہے۔ چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، دکاندار اسے پلاسٹک شاپنگ بیگ میں ڈال کر ہمارے حوالے کرتے ہیں۔ ایسا کرنا ان کی بھی عادت بن چکی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آیا ہمیں اسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے یا اسے اپنی زندگی سے نکالنا ہے۔ آیئے سب سے پہلے اس کے استعمال سے پیدا ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیتے ہیں۔

نقصانات

1. پلاسٹک بیگ کو قدرتی طور پر تلف ہونے میں تقریباً 2000 سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ یعنی آپ اپنی زندگی میں اسے تلف ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔
2. پلاسٹک بیگ کی تیاری میں پٹرولیم مصنوعات کے ساتھ ساتھ بہت سے دیگر کیمیائی مواد بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے کیمیکلز انسانی صحت کے لیے بہت مضر ہوتے ہیں اور السر، سانس کی بیماریوں اور حتیٰ کہ کینسر جیسے مہلک مرض کا بھی سبب بنتے ہیں۔ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ اگر ہم کھانے پینے کی اشیاء پلاسٹک بیگ میں لائیں گے تو یہ پٹرولیم مصنوعات اور کیمیائی مواد ہمارے کھانے میں شامل ہو کر ہماری صحت کو کیسے کیسے نقصان پہنچائیں گے۔
3. پلاسٹک بیگ کی تیاری کے عمل میں بہت سی زہریلی گیسیں بھی پیدا ہوتی ہیں جو ہمارے قدرتی ماحول، فضاء اور زمین کو آلودہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
4. پلاسٹک بیگ ہماری گلیوں، نالیوں اور نکاسی آب کو بری طرح متاثر کرتا ہے، جس سے پانی کو بہنے میں مشکل ہوتی ہے اور یہی پانی ہماری گلیوں اور گھروں میں داخل ہو کر تعفن پھیلاتا ہے اور سیلاب کا باعث بنتا ہے۔ سال

2022 میں ہونے والی بارش نے شہری علاقوں میں اسی وجہ سے سیلاب کی صورت اختیار کرلی تھی۔

5. چونکہ پلاسکٹ بیگ کو ٹھکانے لگانے کا کوئی انتظام موجود نہیں ہے، لہذا یہ کھلی جگہ پر ہوا کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑتے رہتے ہیں اور اکثر پانی کی گزر گاہوں مثلاً ندی، نالوں، دریاؤں اور سمندروں کا بھی رخ کرلیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آبی مخلوق کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق اگر پلاسٹک کے استعمال کے موجودہ رجحانات کو تبدیل نہ کیا گیا تو 2050 تک سمندروں میں مچھلیوں اور دیگر مخلوقات سے زیادہ پلاسٹک جمع ہوجائیگا۔

6. پلاسٹک بیگ نہ صرف آبی گزر گاہوں کو آلودہ کرتے ہیں بلکہ ان کی تیاری میں بے تحاشہ پانی کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً آدھا کلو پلاسٹک بیگ کی تیاری میں 20 گیلن یعنی 80 لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔

فیصلہ آپ نے کرنا ہے!!!

پلاسٹک بیگ کا استعمال کرنا ہے

کم کرنا ہے

یا

ترک کرنا ہے

پلاسٹک بیگ کی کہانی

رحمت سے زحمت تک کا سفر

پلاسٹک بیگ کی یہ کہانی ہم نے اقوام متحدہ کے ادارہ برائے ماحولیاتی تحفظ (یو این ای پی) سے اخذ کی ہے:

1970 کی دہائی تک پلاسٹک شاپنگ بیگ کو ایک نئی اور اچھوتی چیز سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج یہ دنیا کے کونے کونے میں موجود ہے، دنیا کی بلند و بالا چوٹیوں اور برفانی تودوں سے لیکر سمندروں کی تہہ تک۔ پلاسٹک بیگ کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ دنیا بھر میں ہر سال تقریباً ایک کھرب پلاسٹک بیگ تیار کیے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پلاسٹک بیگز کی وجہ سے بہت سے سنگین ماحولیاتی مسائل جنم لے رہے ہیں۔

پولی تھین دنیا بھر میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا پلاسٹک ہے۔ صنعتی بنیادوں پر اس کی تیاری کا آغاز حادثاتی طور پر برطانیہ کی ایک کیمیکل تیار کرنے والی فیکٹری میں ہوا تھا۔ اس کی خصوصیات کو دیکھتے ہوئے برطانوی فوج نے اسے خفیہ طور پر دوسری جنگ عظیم کے دوران استعمال کیا۔ 1960 کی دہائی میں پلاسٹک شاپنگ بیگ نے بڑی تیزی کے ساتھ یورپ میں کپڑے سے بنے تھیلوں کی جگہ لینا شروع کر دی اور 1970 کی دہائی کے اختتام تک یورپ میں تھیلوں کی 80٪ ضروریات ان پلاسٹک کے تھیلوں سے پورا کی جانے لگیں۔ ساتھ ہی ساتھ امریکہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں ان کا استعمال کیا جانے لگا۔ پلاسٹک بیگ تیار کرنے والی کمپنیوں نے زور و شور سے ان کی تشہیر شروع کر دی۔ ان کا کہنا تھا پلاسٹک سے بنے بیگ کاغذ کے لفافوں اور کپڑے سے بنے تھیلوں سے بہت بہتر ہیں۔ 1982 میں امریکہ کی دو بڑی سپر مارکیٹ کمپنیوں نے اپنے اسٹورز میں پلاسٹک بیگ کا استعمال شروع کر دیا۔ 1980 کی دہائی کے اختتام تک پلاسٹک بیگ دنیا کے تمام ممالک میں متعارف ہو چکے تھے اور انہوں نے کاغذ کے لفافوں کی جگہ لینا شروع کر دی۔

1997 میں ایک غوطہ خور اور ماحولیاتی محقق چارلس مور نے بحرالکاہل میں، جو دنیا کا سب سے بڑا سمندر ہے، پلاسٹک کی پریشان حد تک بڑی مقدار میں موجودگی کا انکشاف کیا۔ پانچ برس بعد یعنی 2002 میں بنگلہ دیش نے پلاسٹک کے باریک تھیلوں کی تیاری اور استعمال پر یہ کہہ کر پابندی عائد کر دی کہ یہ پانی کی گزرگاہوں میں پانی

کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اور سیلاب کا سبب بنتے ہیں۔ بنگلہ دیش کی پیروی کرتے ہوئے دنیا کے بہت سے دیگر ممالک نے بھی پلاسٹک بیگ کے استعمال کو محدود کرنے کے لیے اقدامات اٹھانا شروع کر دیے۔ لیکن ان تمام اقدامات کے باوجود 2011 تک دنیا بھر میں ہر منٹ میں دس لاکھ پلاسٹک بیگ استعمال کیے جا رہے تھے۔

2018 میں اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام (یو این ای پی) کے ایک جائزہ میں بتایا گیا کہ دنیا کے 192 میں سے 127 ممالک نے پلاسٹک بیگز کے مسئلہ سے نمٹنے کے لیے کچھ نہ کچھ قانون سازی کر لی تھی۔ اسی سال یو این ای پی نے 'پلاسٹک سے پھیلنے والی آلودگی ختم کرو' کے عنوان سے ایک بین الاقوامی مہم کا آغاز کیا۔ اس مہم کے نتیجہ میں دنیا کے بہت سے ممالک اور بڑی بڑی نجی کمپنیوں نے پلاسٹک کے مسئلہ سے نمٹنے کے لیے اقدامات کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔ 2021 میں پہلے روانڈا اور پیرو اور بعد میں جاپان نے پلاسٹک سے پھیلنے والی آلودگی کے خاتمے کے لیے ایک نئے عالمی معاہدہ کی تجویز پیش کر دی۔

پاکستان میں بھی پلاسٹک شاپنگ بیگ کی تیاری اور استعمال کو محدود کرنے کے لیے بہت سے قوانین متعارف کروائے جا چکے ہیں۔ لیکن بہت سی وجوہات کی بدولت اب تک یہ اقدامات کچھ خاص کارگر ثابت نہیں ہو پائے اور پلاسٹک شاپنگ بیگ ملک بھر میں آلودگی پھیلانے کا اہم سبب ہیں۔

باب 4

نامیاتی کچرے سے کھاد بنانا

یہ تو آپ نے سنا ہو گا کہ "جان ہے تو جہان ہے" اور زندگی اگر صحت مند، تندرست و توانا ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ بازار میں دستیاب سبزیوں پر عموماً کیڑے مار ادویات کا اسپرے اور ان کی پیداوار بڑھانے کے لیے کیمیائی کھادوں کا استعمال کیا جاتا ہے جن سے ایک طرف تو ان کے ذائقہ میں فرق آ جاتا ہے اور ہماری صحت متاثر ہوتی ہے وہیں ان کیمیائی ادویات اور کھادوں کی وجہ سے بہت سے ماحولیاتی مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔

لیکن اس ساری صورتحال سے بچنے کا ایک آسان اور سستا حل یہ ہے کہ کیوں نہ ہم اپنے گھروں میں ہی سبزیاں اُگانا شروع کر دیں۔ گھروں میں سبزیوں کی کاشت کے لیے ضروری نہیں کہ آپ بہت بڑے گھر میں رہتے ہوں جہاں بڑا سا لان یا باغیچہ ہو۔ آپ یہ کام اپنے صحن اور گھر کی چھت پر بھی کر سکتے ہیں بھلے آپ کا گھر یا فلیٹ چھوٹا سا ہی کیوں نہ ہو۔ گھر پر سبزیوں کی کاشت سے جہاں آپ کو ایک صحتمند تفریح میسر آئے گی اور کیمیائی ادویات اور کھادوں سے پاک خوشبودار اور مزیدار سبزیاں کھانے کو ملیں گی وہیں آپ سبزیوں کی خریداری پر خرچ ہونے والے بھاری اخراجات کی بھی بچت کر پائیں گے۔

ہر گھر میں پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے، چائے کی پتی، اور انڈے کے چھلکے موجود ہوتے ہیں جنہیں ہم کچرا سمجھ کر کچرا دان میں، یا ہر گلی میں یا کسی پانی کی گزرگاہ میں پھینک دیتے ہیں جس سے نہ صرف ہمارا ماحول آلودہ ہوتا ہے بلکہ ہماری صحت بھی متاثر ہوتی ہے۔ ان کار آمد چیزوں کو کچرا نہ سمجھیں، بلکہ ان سے گھر پر قدرتی کھاد تیار کر کے اپنے گھر میں موسمی سبزیاں اگائیں۔ اس سے نہ صرف آپ کی صحت اچھی ہوگی بلکہ آپ کے گھر اور محلے کا ماحول بھی خوشگوار ہو گا۔

گھریلو سطح پر نامیاتی کچرے سے نامیاتی (قدرتی) کھاد بنانے کا طریقہ

گھریلو کچرے سے نامیاتی کھاد بنانے کے لئے صرف چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو گھر میں بآسانی میسر ہوتی ہیں۔ایک بات کا خیال رکھیں کہ کھاد بناتے ہوئے گوشت یا چربی کے ٹکڑے یا کوئی اور چکنی چیز اس میں موجود نہ ہو۔عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اچھی قدرتی کھاد تیار کرنے کے لیے صرف باورچی خانہ میں جمع ہونے والا سبز کچرا ہی کافی ہوتا ہے۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔اچھی اور متوازن قدرتی کھاد کے لیے اس میں سبزیوں اور پھلوں اور انڈوں کے چھلکوں اور چائے کی استعمال شدہ پتی کے علاوہ کچھ مقدار میں کاغذ اور گتہ اور اگر گھر میں درختوں کے پتے اور ٹہنیاں ہوں تو انہیں بھی شامل کر لیں۔

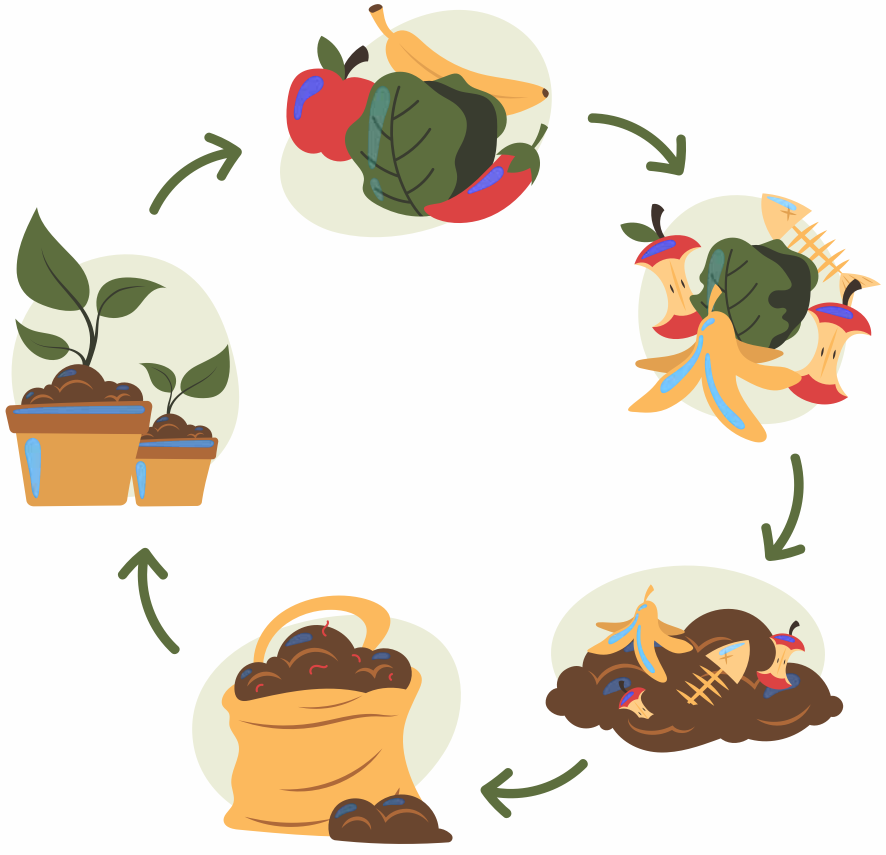

کھاد بنانے کے عمل میں گرین اور براؤن کی متوازن مقدار

آپ سوچ رہے ہونگے کہ یہ "گرین" اور "براؤن" کیا ہے؟

"گرین" آپ کے باورچی خانہ کا وہ تمام کچرا ہے جس میں سبزیوں اور پھلوں کے چھلکے، انڈے کے چھلکے (اس میں کیلشیم کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے) اور چائے کی استعمال شدہ پتی شامل ہیں۔

اب آتے ہیں "براؤن" کی طرف۔ اس میں آتے ہیں سوکھے پتے، لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے، بھوسا یا سوکھی گھاس وغیرہ۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آپ کے پاس سوکھے پتے موجود نہیں ہیں تو کیا کریں؟ اس کا حل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ آپ اس کے لئے کاغذ یا گتہ لیں اور اسے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کُتر لیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ کاغذ اور گتے کے ٹکڑے گیلے نہ ہوں بلکہ سوکھے ہوں۔ اگر گیلے ہوں تو دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیں۔

یاد رکھنے کی بات

کھاد بنانے کے عمل میں مندرجہ ذیل اشیاء کو ہرگز شامل نہ کریں:

- گوشت کے ٹکڑے، ہڈیاں، چربی، چکناہٹ، پرندوں کے پر اور جانوروں کی کھال وغیرہ۔
- مچھلی کی باقیات
- دودھ اور دودھ سے بنی اشیاء مثلاً خمیر، مکھن دہی وغیرہ
- جانوروں کی دیگر باقیات (انتڑیاں، اوجھری وغیرہ)
- کسی بھی قسم کی چکنائی یا گھی وغیرہ۔
- پکا ہوا یا رات کا باسی کھانا
- کیڑوں والے پھل اور سبزیاں
- پلاسٹک یا پلاسٹک کے ذرات وغیرہ

کھاد بنانے کے لیے برتن کا استعمال اور جگہ کا انتخاب

کھاد بنانے کے لئے مٹی کا گھڑا، مٹی کا گملہ یا پلاسٹک کا کین یا ڈرم استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بہرحال کوئی بھی چیز لیں اس کے نیچے 4 سے 5 سوراخ کرنے بہت ضروری ہیں تاکہ گلنے سڑنے کے عمل کے دوران نامیاتی کچرے سے رسنے والا پانی آسانی سے برتن سے نکل سکے۔ اگر آپ پلاسٹک کا کین استعمال کر رہے ہیں تو اس کے اطراف میں بھی سوراخ کریں تاکہ اس میں ہوا یعنی آکسیجن بآسانی داخل ہو سکے اور گلنے اور سڑنے یعنی کھاد بننے کا عمل تیز ہو سکے۔

اس عمل کے دوران آکسیجن کی موجودگی بہت ضروری ہے وگرنہ کھاد نہیں بن پائے گی اور اس میں بدبو بھی پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔ جس وقت گلنے سڑنے یعنی ڈی کمپوزیشن کا عمل شروع ہوتا ہے تو اس عمل میں خود بخود بیکٹریا بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ بیکٹریا سبزیوں اور پھلوں کو ڈی کمپوز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر آپ مٹی کا برتن استعمال کر رہے ہیں تو اس میں پہلے ہی سے چھوٹے چھوٹے مسام موجود ہوتے ہیں جن سے ہوا کو جذب ہونے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔

اوپر ہم نے گلنے سڑنے کے عمل میں پانی رسنے کا ذکر کیا ہے۔ اس رستے ہوئے پانی کو جمع کرنے کے لیے کھاد بنانے والے برتن کے نیچے علیحدہ سے ایک پلاسٹک کا ڈبہ رکھیں تا کہ آپ جس جگہ کھاد تیار کر رہے ہیں وہ گندی نہ ہو اور کھاد سے رسنے والے پانی کو بھی استعمال کیا جا سکے۔ اس پانی کو مائع کھاد یعنی Liquid Fertilizer کہتے ہیں۔ یہ پودوں کے لیے بہت ہی مفید ہوتی ہے۔۔ جب کھاد بالکل خشک ہو جائے یعنی اس میں سے پانی رسنے کا عمل رک جائے اور اس کی رنگت سیاہ ہونا شروع ہو جائے تو سمجھ لیں کہ قدرتی کھاد بننے کا عمل مکمل ہو گیا ہے۔

کھاد بنانے والے برتن (کمپوسٹ بِن) کو اوپر سے ڈھانپنا بہت ضروری ہوتا ہے، تا کہ اس میں بارش کا پانی، کیڑے مکوڑے، لال بیگ، مچھر یا چوہے داخل نہ ہو سکیں۔ کمپوسٹ بِن کو بچوں کی پہنچ سے بھی دور رکھیں۔

آپ نے کمپوسٹ بِن تو تیار کر لی ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے کہاں رکھیں؟ اگر آپ کے گھر میں چھت ہے تو اسے کسی کونے میں رکھ دیں۔ اگر آپ گراؤنڈ فلور پہ رہ رہے ہیں تو اپنے آنگن (صحن) یا برآمدے کے کسی کونے میں رکھ دیں۔ اگر آپ فلیٹ میں رہ رہے ہیں تو اسے بالکونی کے کسی کونے میں رکھ دیں۔ اگر آپ کا گھر بہت چھوٹا ہے تو گھر کے کسی بھی محفوظ کونے میں ایک لیٹر والے پلاسٹک کے ڈبے میں بھی آپ کھاد تیار کر سکتے ہیں۔ اگر چہ یہ مقدار بہت کم ہو گی لیکن آپ کے گھر کا کچن ویسٹ سمٹ جائے گا اور اپنے ہاتھوں سے کام کر کے آپ کو دلی اطمینان اور سکون بھی حاصل ہو گا۔ آپ کی مرضی ہے کہ آپ کمپوسٹ بِن کو دھوپ میں رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ اس کا دھوپ سے زیادہ آپ کے علاقہ کے

درجہ حرارت سے تعلق ہے۔ اگر گرمیوں کا موسم ہے تو کھاد جلدی بنے گی اور اگر سردی کا موسم ہے تو اس میں ذرا وقت لگے گا۔

کھاد بنانے کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: ایک سبز کچرا (یعنی کچن ویسٹ) دوسرا براؤن کچرا (جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا) اور تیسرا عام مٹی۔ ان تینوں کو ایک جیسے تناسب سے ملالیں تا کہ ایک اچھی اور توانائی سے بھرپور کھاد تیار ہو سکے۔

سب سے پہلے برتن میں مٹی کی تہہ لگائیں اس کے بعد اس میں پہلے سے تیار شدہ کھاد کی ایک تہہ لگائیں

اس کے بعد اس میں سبز کچرا (کچن ویسٹ) کی تہہ لگائیں

پھر اس کے اوپر گھاس پھوس یا پتوں کی تہہ لگائیں اب اس ڈبے کو بند کر دیں

دو تین دن کے بعد اس کو ہلائیں تا کہ آکسیجن اس میں داخل ہو سکے۔ آپ دیکھیں گے کہ کمپوسٹ بن میں آہستہ آہستہ کیڑے پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں جو اس بات کی علامت ہیں کہ کھاد بننے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ کمپوسٹ بن کو بھرنے کا دارومدار آپ کے گھر کے کچن ویسٹ پر منحصر ہے۔ کچھ دن کے عمل سے آپ دیکھیں گے کہ اس میں پانی بننا شروع ہو گیا ہے، اس پانی کو آپ نے پھینکنا نہیں ہے بلکہ اپنے پودوں میں ڈال دینا ہے۔

جیسے جیسے دن گزرتے جائیں گے آپ دیکھیں گے کہ میٹریل کافی حد تک نیچے چلا گیا ہے (ہر دو یا تین دن کے بعد ہلانا نہ بھولیں)۔ 50 سے 60 دن کے بعد دیکھیں کہ کھاد تیزی سے بن رہی ہے، نمی میں بھی کافی حد تک کمی آ گئی ہے، آہستہ آہستہ کیڑے بھی ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن ابھی کھاد تیار نہیں ہوئی۔ اسے مزید 10 سے 15 دن اور دیں اور ساتھ ساتھ اس کا مشاہدہ کرتے جائیں کہ اس میں سے مکمل طور پر نمی ختم ہو جائے۔ کیونکہ ذرا سی نمی بھی آپ کے پودوں کو فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کیسے ! تو جانیئے!!!

کھاد بنانے کے عمل میں آکسیجن یعنی ہوا بہت ضروری ہوتی ہے اور ہمارے پودوں کی جڑوں کو بھی آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہم آدھی تیار شدہ کھاد زمین میں ڈال دیں گے تو کھاد اپنی باقی کی آکسیجن زمین سے حاصل کرنا شروع کر دے گی اور آپ کے پودے مرجھانا شروع ہو جائیں گے۔ دوسرا اس سے پودوں میں کیڑا لگنے کا بھی خدشہ پیدا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس بات کی یقین دہانی کر لیں کہ پوری کھاد بننے کے بعد ہی پودوں میں استعمال کریں۔

90 سے 100 دن گزرنے کے بعد جب آپ دیکھیں کہ اس میں نمی مکمل طور پر ختم ہوگئی ہے تو کین یا بالٹی میں سے کھاد نکال کر دھوپ میں 2 دن کے لئے مزید سکھائیں۔ یہ کھاد سوکھنے کے بعد مٹی جیسی ہو جائے گی۔ اگر آپ کی تیار کردہ کھاد میں موٹے یا بڑے بڑے ٹکڑے ہیں تو ان کو ہاتھوں سے مسل لیں یا کسی چیز میں ڈال کر پیس لیں اور اس کے بعد اس کھاد کو اچھی طرح چھان لیں۔ چھاننے کے بعد پاؤڈر شکل کی کھاد علیحدہ ہو جائے گی اور بڑے ٹکڑے علیحدہ ہو جائیں گے۔ ان ٹکڑوں کو پھینکنا نہیں ہے بلکہ ان کو اگلی مرتبہ کھاد بنانے کے لیے علیحدہ سے رکھ لیں۔

اہم بات

اگر آپ کے گھر کے سبز کچرے کی مقدار کم ہے تو 20 لیٹر والے کین کو بھرنے میں 40 سے 48 دن لگ سکتے ہیں۔ لیکن اگر زیادہ ہے تو کم دن لگیں گے۔ آپ اس بات کا مشاہدہ کریں کہ جیسے جیسے آپ اس کین کو کھول کر بھرتے جائیں گے آہستہ آہستہ پہلے والا کچرا نیچے جاتا جائے گا۔ ایک بات کا خیال ضرور رکھیں کہ ہر مرتبہ جب بھی آپ نے کچرا ڈالنا ہے تو کین میں اس کو ضرور ہلانا ہے۔ ہر دفعہ جب بھی آپ سبز کچرا ڈالیں تو براؤن کچرے کی تہہ لگانا نہ بھولئے گا۔ اگر آپ 20 لیٹر والا کین استعمال کر رہے ہیں تو اس سے تقریباً 2 سے 2.5 (دو سے اڑھائی) کلو کھاد تیار ہو گی۔

ان ہم آپ کو یہ بھی بتائیں گے کون سی سبزی کب اور کس موسم میں اگائی جاتی ہے۔اس کا مکمل کیلنڈر اگلے صفحات میں بھی درج کیا گیا ہے اور گھریلو کچرے کے انتظام کے لیے تیار کیے گئے رہنما اصول والے کتابچہ میں بھی فراہم کیا گیا ہے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ پودوں اور سبزیوں کی بہتر نشوونما اور زیادہ غذائیت کے لئے انھیں نہ صرف پانی بلکہ دھوپ، مٹی اور کھاد کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے۔یہی چیزیں ان کی خوراک ہوتی ہیں اور انہی سے ان کی بہتر پیداوار بھی ہوتی ہے۔گھر میں کھاد بنائیں اور بھرپور غذائیت والی سبزیاں حاصل کریں۔

آپ نے دیکھا کس طرح ہم نے گھریلو کچرے کا بہتر طریقے سے انتظام کیا؛نامیاتی کچرے کو کھاد میں تبدیل کر دیا اور غیر نامیاتی کچرے کو علیحدہ کر دیا۔

سبزیوں کی کاشت کا موسمی کلینڈر

فصل	ورائٹی	پیکنگ	شرح بیج (فی ایکڑ)	وقتِ کاشت	تصویر
پیاز	F1-پریما	250 گرام	1 کلوگرام	جولائی تا اگست نومبر تا دسمبر	
	F1-سن سیٹ	250 گرام	1 کلوگرام	اکتوبر تا نومبر	
دھان	F1-HS-9022	5-3 کلو	7 کلوگرام	15 جون تا 15 جولائی	
	F1-HS-9393	5-3 کلو	7 کلوگرام	15 جون تا 15 جولائی	
پپیتا	F1-ریڈ رائل	100 بیج	800 سے 900 بیج	جنوری تا مارچ جولائی تا ستمبر	
	F1-سنتا	100 بیج	800 سے 900 بیج	جنوری تا مارچ جولائی تا ستمبر	
توری (لائنوں والی)	F1-ملکہ	50 گرام	1000-800 گرام	جنوری تا مارچ ستمبر تا دسمبر	
	F1-ناگا	50 گرام	1000-800 گرام	جنوری تا مارچ ستمبر تا دسمبر	
	F1-راما	50 گرام	1000-800 گرام	جنوری تا مارچ ستمبر تا دسمبر	
	F1-162-لیلا	50 گرام	1000-800 گرام	جنوری تا مارچ	

فصل	ورائٹی	پیکنگ	شرح بیج (فی ایکڑ)	وقتِ کاشت	تصویر
کھیرا برائے اوپن فیلڈ	نندنی-F1 (دیسی)	10 گرام	450-400 گرام	جنوری تا 15 مارچ	
	نازش-F1 (دیسی)	10 گرام	450-400 گرام	جنوری تا 10 مارچ ستمبر تا اکتوبر	
بینگن	بلیک بیوٹی-F1	5 گرام	120-100 گرام	فروری تا اگست اکتوبر تا نومبر	
	شالی-F1	10 گرام	120-100 گرام	فروری تا اگست اکتوبر تا نومبر	
سلاد- آئس برگ	ایمپرر-F1	10 گرام	180-150 گرام	فروری تا مارچ ستمبر تا نومبر	
سلاد- پتہ	گرینڈ ریپڈ-F1	100 گرام	180-150 گرام	فروری تا مارچ ستمبر تا نومبر	
لوکی	انمول-F1	50 گرام	1000-800 گرام	نومبر تا مارچ	
بھنڈی	کرن-F1	500-100 گرام	چوپ 8 سے 10 کلوگرام 15 سے 20 کلوگرام	جنوری تا مارچ	
	نازوکا-F1	100-100 گرام	چوپ 4 سے 6 کلوگرام	جنوری تا اگست	
	سلونی-F1	100-100 گرام 1 کلوگرام	چوپ 4 سے 6 کلوگرام	جنوری تا اگست	
	ریشم-F1	1 کلوگرام	چوپ 8 سے 10 کلوگرام چھٹہ 15 سے 20 کلوگرام	جنوری تا مارچ	

فصل	ورائٹی	پیکنگ	شرح بیج (فی ایکڑ)	وقتِ کاشت	تصویر
مرچ	ہاٹ چلی-F1 (لمبی /ہلکی سبز)	10 گرام	120-100 گرام	ستمبر تا دسمبر فروری تا مارچ	
	سکائی ریڈ-F1	10 گرام	120-100 گرام	اکتوبر تا نومبر فروری تا مارچ	
	سیام ہاٹ-F1 (لونگی)	10 گرام	120-100 گرام	ستمبر تا دسمبر فروری تا مارچ	
دھنیہ	رمیس-F1	500 گرام	10-8 کلوگرام	چوپہ جنوری تا مارچ اگست تا اکتوبر	
	سلوبولٹ	1 کلوگرام	10-8 کلوگرام	چوپہ جنوری تا مارچ اگست تا اکتوبر	
کھیرا برائے گرین ہاؤس	F1-2833	500بیج	18000-16000بیج	ستمبر تا دسمبر	
	حمادہ-F1	10 گرام	450-400 گرام	نومبر تا دسمبر	
	سعد-F1	500بیج	18000-16000بیج	اکتوبر تا دسمبر	
کھیرا برائے اوپن فیلڈ	لیزا-F1 (انگریزی)	10 گرام	450-400 گرام	پت ٹنل دسمبر تا جنوری اوپن فیلڈ فروری تا مارچ اگست تا اکتوبر	
	مالینی-F1 (دیسی)	10 گرام	450-400 گرام	جنوری تا 10 مارچ	

فصل	ورائٹی	پیکنگ	شرح بیج (فی ایکڑ)	وقتِ کاشت	تصویر
ٹماٹر	کنول-F1	10 گرام	80-60 گرام	جولائی تا اکتوبر	
	فونٹو-F1	5000بیج	12000-10000بیج	ستمبر تا دسمبر	
	پشاور-F1	5000بیج	12000-10000بیج	اکتوبر تا دسمبر	
	زیڈر-F1	5000بیج	12000-10000بیج	نومبر تا جنوری	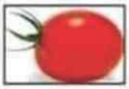
	ردا-F1	10 گرام	80-60 گرام	نومبر تا جنوری	
	سرودھی-F1	10 گرام	80-60 گرام	نومبر تا جنوری	
ٹماٹر برائے گرین ہاؤس	لیما-F1	1000بیج	12000-10000بیج	اکتوبر تا دسمبر	
مٹر	کلیمکس-F1	25 کلوگرام	15 کلوگرام	اکتوبر تا دسمبر	
	میٹور-F1	25 کلوگرام	50 کلوگرام	ستمبر تا اکتوبر	
	گرین کراس-F1	25 کلوگرام	50 کلوگرام	اکتوبر	

فصل	ورائٹی	پیکنگ	شرح بیج (فی ایکڑ)	وقتِ کاشت	تصویر
کدو	آریا-F1	50 گرام	1000-800 گرام	دسمبر تا مارچ	
بند گوبھی	آشا-F1	10 گرام	120-100 گرام	ستمبر تا نومبر	
	ایکا-F1	10-100 گرام	120-100 گرام	مارچ تا اپریل ستمبر تا جنوری اگست تا اکتوبر	
پھول گوبھی	ملیکا-F1	10 گرام	120-100 گرام	نیری 15 جون تا 30 جولائی بیج 1 جولائی تا 15 اگست	
	F1-AX-2034	10,000 بیج	120-100 گرام	نیری 15 جولائی تا 15 اگست بیج 15 اگست تا 15 ستمبر	
	F1-5340	10 گرام	120-100 گرام	نیری 15 جولائی تا 15 اگست بیج 15 اگست تا 15 ستمبر	
	F1-AX-2065	10,000 بیج	120-100 گرام	نیری 15 جولائی تا 15 اگست بیج 15 اگست تا 15 ستمبر	
	ہنسا-F1	10 گرام	120-100 گرام	نیری 10 ستمبر تا 20 نومبر بیج 15 ستمبر تا 10 دسمبر	
مرچ	گولڈن ہاٹ-F1 (دیسی)	10 گرام	120-100 گرام	ستمبر تا دسمبر فروری تا مارچ	

PROJECT FOR URBAN CLIMATE CHANGE ADAPTATION AND RESILIENCE

SHEHER SAAZ
THE TRUST OF CITIES & CITIZENS

Shehersaaz is a civil society initiative aimed to make the urban and suburban settlements of Pakistan safer, resilient, sustainable, inclusive, and humane. Shehersaaz undertakes research, identifies problems, and offers and demonstrates solutions for addressing the challenges being faced by urban and sub-urban areas of Pakistan.

Shehersaaz is a Persian rooted Urdu word compounding Sheher (City or Cities) and Saaz (Maker or Makers). Our subject matter includes all elements that make up or shape a particular city or an urban place.

AIM AND VISION

Shehersaaz envisions and aims that all urban and sub-urban places in Pakistan are:

- Safe from all natural and human-made disasters, safety risks, conflicts and crimes
- Physically functional and aesthetically appealing
- Cohesive to natural environment
- Socially inclusive, culturally vibrant and tolerant to diversity
- Economically efficient and equitable
- Politically just, democratic and participatory; and
- Administratively transparent, accountable and responsive to the needs, rights and aspiration of their inhabitants

FOLLOW US FOR MORE DETAILS AND UPDATES

www shehersaaz.org.pk

@Shehersaaz

@ShehersaazSecretariat

ShehersaazOfficial